مفتی ظہور احمد

# عشر ادا کرنے کے فضائل و مسائل

(۱)　وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (سورہ الانعام ۱۴۲:۶) کھیتی کے کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

(۲)　يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (البقرہ ۲۶۷:۲)

اے ایمان والو! خرچ کرو اپنی نیک کمائی سے اور اس میں جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا۔ اس آیت میں وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ سے عشر مراد لیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی مذکورہ آیات سے عشر کا مفہوم نکلتا ہے۔ لیکن عشر کے بارے میں تفصیلی احکام احادیث میں موجود ہیں ان کے مطابق بارش، قدرتی نہروں، چشموں وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمینوں کی پیداوار میں سے دسواں حصہ ادا کیا جاتا ہے۔ کنویں اور نہریں (جن کے پانی کی قیمت ادا کی جاتی ہے) وغیرہ سے سیراب ہونیوالی زمینوں کی پیداوار میں سے بیسواں حصہ ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ (صحیح بخاری، جلد ۱:۲۰۱) جس زمین کو بارش یا چشموں کا پانی سیراب کرے یا خود بخود بارش کے پانی سے سیراب ہو اس میں عشر ہے (یعنی دسواں حصہ)۔

اور جس زمین کو کنویں کے پانی سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ)۔

## عشر نہ دینے پر وعید:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال میں عشر وزکوۃ ادا نہیں کرتے فرمایا ''جو لوگ اپنے پاس سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے تو اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو دردناک عذاب کی خبر دیجئے۔ یہ دردناک عذاب اس دن ہوگا جس دن اس سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اس آدمی کی پیشانی اس کے پہلو اور اس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ (سورہ توبہ ۳۵:۹) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا آج تم خزانے کا مزہ چکھو جو تم اپنے لیے جمع کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس انجام سے محفوظ رکھے آمین۔

**عشر وزکوٰۃ دینے والوں کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:**

**اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً وَاَعْطِ مُمْسِکاً تَلَفاً** (بخاری) اے اللہ جو آدمی آپ کے راستے میں خرچ کر رہا ہے اس کو اور زیادہ عطا فرما اور اے اللہ جو اپنے مال کو روک کر رکھ رہا ہے اور عشر وزکوٰۃ ادا نہیں کر رہا تو اس کے مال پر ہلاکت ڈال دے۔

دوسری حدیث مبارکہ میں ہے ''**مَانَقَصَتْ صَدَقَۃٌ مِن مَّالٍ**'' کوئی صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ چنانچہ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ ادھر کسی مسلمان نے عشر وزکوٰۃ کو ادا کیا دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے اس کی آمدنی کے دوسرے ذرائع پیدا کر دیئے اور اس کے ذریعے اس کے پاس زیادہ رقم آ گئی۔

بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ عشر وزکوٰۃ دینے سے اگرچہ گنتی کے اعتبار سے رقم کم ہو جاتی ہے لیکن بقیہ مال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی برکت ہوتی ہے کہ اس برکت کے نتیجہ میں تھوڑے سے مال سے زیادہ فوائد حاصل ہو جاتے ہیں۔ نیز ایک حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جب مال میں عشر وزکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے یعنی پوری زکوٰۃ یا عشر ادا نہیں کیا بلکہ کچھ ادا کی اور کچھ باقی رہ گیا تو وہ مال انسان کے لیے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ اس لیے اس بات کا خوب اہتمام کیا جائے کہ ایک ایک پائی کا صحیح حساب کر کے عشر وزکوٰۃ ادا کیا جائے اس کے بغیر یہ فریضہ ادا نہیں ہوتا۔ الحمد اللہ! مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جو عشر وزکوٰۃ ضرور نکالتی ہے لیکن اس بات کا اہتمام نہیں کرتی کہ صحیح حساب کر کے عشر وزکوٰۃ ادا کرے پھر جب عشر وزکوٰۃ کی رقم ان کے مال میں شامل رہتی ہے تو نتیجتاً ہلاکت اور بربادی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

عشر واجب ہونے کی شرائط اور مسائل:

(۱)......مسلمان ہو، عشری زمین ہو، زمین سے پیداوار حاصل ہو، ایسی پیداوار جو بو کر حاصل ہو خود رو گھاس یا درخت پر عشر واجب نہیں۔

(۲)......عشری زمین میں جو کچھ پیداوار ہو اور نفع کی غرض سے بوئی گئی ہو ان سب پر عشر واجب ہے مثلاً گندم، جو، باجرہ، دھان، سبزیاں م پھل وغیرہ۔

(۳)......عشر تمام پیداوار سے نکالا جائے گا اور پیداوار کے اخراجات مثلاً بونے کاٹنے حفاظت کرنے ٹریکٹر مزدوروں سپرے کیمیائی کھاد ہل چلانے وغیرہ کے عشر سے منہا نہیں کیے جائیں گے۔

(۴)......اگر کل پیداوار ہلاک ہو جائے تو عشر ساقط ہو جائے گا، اگر کچھ ہلاک ہو گیا تو ضائع شدہ کا عشر ساقط ہو جائے گا،

باقی پیداوار کا عشر دینا واجب ہوگا۔

(۵)......اگر بارانی زمین ہو تو کل پیداوار کا دسواں ادا کیا جائے گا، اگر نہری زمین ہے یا ٹیوب ویل سے سیراب کی جاتی ہے تو بیسواں حصہ یعنی سو من میں سے پانچ من عشر ادا کرنا واجب ہے۔

(۶)......عشر واجب ہونے سے زمین کا خود مالک ہونا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی نے عاریت یا ٹھیکے پر زمین لی اور اس میں زراعت کی تو پیداوار کا عشر زراعت کرنے والے کے ذمہ ہوگا مالک کے ذمہ نہیں۔

(۷)......عشر واجب ہونے سے سال گزرنا بھی شرط نہیں سال میں جتنی بھی پیداوار ہوگی اتنی دفعہ ہی عشر ادا کرنا واجب ہوگا۔

(۸)......اگر آدمی مقروض ہے تو بھی عشر ادا کرنا واجب ہوگا قرض کی رقم کو پیداوار سے منہا نہیں کیا جائے گا بلکہ کل پیداوار سے عشر ادا کیا جائے گا۔

(۹)......عشر میں پیداوار کی بجائے قیمت دینا جائز ہے۔

(۱۰)......زمین کا عشر نہ نکالنے والا فاسق اور گنہگار ہے۔

(۱۱)......اگر کسی نے عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا کچھ حصہ استعمال کیا یا کسی کو دے دیا تو اس کے عشر کا ضامن ہوگا۔

(۱۲)......ایک بار پیداوار سے عشر ادا کرنے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا اس پر دوبارہ عشر و زکوٰۃ واجب نہیں البتہ عشر ادا کرنے کے بعد پیداوار کو فروخت کر دیا تو اس حاصل شدہ رقم پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب اس پر سال گزر جائے یا اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب اس کے نصاب پر سال ہوگا اس وقت اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔

(۱۳)......جب پھل وغیرہ پک جائیں اس وقت کے حساب سے عشر واجب ہے۔

(۱۴)......عشری زمین، یا پہاڑ یا جنگل سے شہد نکالا تو اس میں بھی صدقہ واجب ہے۔

(۱۵)......کسی نے اپنے گھر کے اندر درخت لگایا یا کوئی چیز ترکاری قسم سے کچھ اور بویا اور اس میں پھل آیا تو اس میں عشر واجب نہیں۔

(۱۶)......اگر کسی نے چارہ بویا تو اس میں بھی عشر واجب ہے، چارے کی ہر لو کا الگ عشر دینا ہوگا۔

(۱۷)......باغات کے پھل میں بھی عشر واجب ہے۔

(بہ شکریہ، سہ ماہی تذکرۃ الرشید، ساہیوال)